


دولة العراق الاسلامية

وہ اپنے خون سے سمجھا گئے

(جهاد من لم يحتضر الجهاد)

# جہاد میں حاضر نہ ہونے والے کا جہاد

کاتب و مصنف: عز الدین الرصافی رحمہ اللہ

ناشر: مرکز الفجر برائے نشر و اشاعت

رجب ۱۴۳۱ جمع و تحقیق مکتبہ الھمہ

(مملکت اسلامی عراق)



# وہ اپنے خون سے سمجھا گئے

## (جہاد من لم یحتضر الجہاد)

# جہاد میں حاضر نہ ہونے والے کا جہاد

کاتب و مصنف:عزالدین الرصافی رحمہ اللہ

ناشر:مرکزالفجر برائے نشر و اشاعت

رجب ۱۴۳۱ جمع و تحقیق مکتبہ الھمہ

(مملکت اسلامی عراق)

اخوانکم فی الاسلام:




مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

# فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و علی آلہ و اصحابہ اجمعین!

حمد و ثناء اور درود و سلام کے بعد!

بہت سے مسلمان (ڈیڑھ ارب کے قریب) یہ جذبہ شوق رکھتے ہیں کہ انہیں عراق یا افغانستان یا فلسطین میں اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کی فرصت مہیا ہو (خواہ تھوڑی سی) اور بہت سے مسلمان خواہش رکھتے ہیں کہ کاش وہ عراق جا سکیں تا کہ حقیقی معنوں میں جہاد میں شریک ہوں۔ بلکہ کتنے ہی مسلمان یہ دلی جذبہ رکھتے ہیں کہ فدائی شہیدی حملہ کر کے نصرت دین اللہ کا فریضہ سر انجام دیں۔ اور غور و فکر کے بعد ان بھائیوں (معاونین جہاد) کی طاغوت کے خلاف معرکہ میں عملی طور پر شریک نہ ہوسکنے کی وجہ بننے والے اسباب جو ہماری سمجھ میں آئے ہیں ہم اس کو مد نظر رکھتے ہوئے (قوت اور طاقت جمع کرنے اور حسب استطاعت جہاد کی تیاری کے ضمن میں) یہاں وہ طریقہ سامنے رکھتے ہیں کہ جس کے ذریعے ہمارے بھائی (انصار جہاد) اپنے گھروں رہتے ہوئے بھی وہ معرکہ میں حصہ لیں جب تک وہ اپنے جسموں کے ساتھ نکلنے کی استطاعت نہیں رکھتے اور ہماری کوشش ہو گی کہ اللہ کے حکم سے حتی الامکان اس طریقے کو واضح اور آسان کر کے پیش کریں۔

## جہاد کے انصار بھائیو! کہ جو جہاد میں حاضر نہیں ہوئے:

بلاشبہ آپ کے مجاہدین بھائیوں کو افغانستان، عراق اور اسطرح کے دوسرے محاذوں میں ایسے دشمنوں کا سامنا ہے جو عام دشمنوں کی طرح نہیں ہیں وہ ایک منظم دشمن ہے جس کی تنظیم ہر قسم کے شر وخباثت اور ہر قسم کے مکر وفریب سے کی گئی ہے۔ بے شک آج آپکا دشمن شیطان اپنے تمام لشکر سمیت ہے اسی وجہ سے ہمارا ہدف ومقصد واضح ہونا چاہیئے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم جس سے نبرد آزما ہیں جن محاذوں میں شامل ہیں اسے سمجھیں اور کسی بھی جنگ میں ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم دشمنوں کی نشاندہی کریں۔ ہم اختصار کے ساتھ ان دشمنوں کو ذکر کرتے ہیں۔

۱) شیطان اور نفس امارہ (یعنی برائی پر اکسانے والا نفس)۔

۲) یہودی جیسے مملکت یہود جسکا نام اسرائیل ہے اور اسکے تمام انصار ومددگار

۳) صلیبی (نصرانی عیسائی) جن میں سر فہرست امریکہ اور اسکے حلیف ہیں۔

۴) رافضی، مجوسی اور ان کے کتے۔

۵) مرتدین ومنافقین اور ہمارے اپنوں میں سے ان کے ایجنٹ۔

## یہ نصائح اور نکات جہاد میں شریک نہ ہوسکنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل فہرست کے مطابق پیش کئے جائیں گے۔

۱) جہاد میں حاضر نہ ہونے والوں کی ایمانی تیاری۔

۲) جہاد میں حاضر نہ ہونے والوں کے لئے مادی تیاری، عسکری، بدنی، طبی اور الیکٹرانک وغیرہ۔

۳) جہاد میں حاضر نہ ہونے والوں کا اپنے ارد گرد توحید وجہاد کی دعوت دینا۔

۴) جہاد میں حاضر نہ ہونے والوں کا جہادی لڑائی کے اگلے محاذوں میں شرکت کرنا۔

## جہاد میں حاضر نہ ہونے والے لوگوں کے لئے ایمانی تیاری:

کافر دشمن پر غلبہ پانے اور اسے شکست دینے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے نفس اور شیطان کو شکست دیں۔ ہمارا مقصد یہاں پر وہ چیز ضلالت و معصیت اور برے اخلاق کی دعوت ہے۔ یہ داخلی اور خارجی دشمن ہے لہذا یہ دشمن سب سے زیادہ خطرناک اور نقصان دہ ہے۔ کیونکہ یہ گندے جراثیم کی طرح کام کرتا ہے۔ وہ آپ کو ابتداء ہی میں قتل نہیں کرتا، وہ آپ کے جسم اور پٹھوں کو بے کار کر دیتا اور پھر آپ کو بے جان لکڑی کی طرح کر دیتا ہے جو نہ حرکت کر سکتی ہے اور نہ نفع دے سکتی ہے۔ اسی لئے اس دشمن سے چوکنا رہنا واجب اور بہت ضروری ہے کیونکہ اس سے زیادہ مہلک ترین اور جان لیوا دشمن اور کوئی نہیں اور ہم اس دشمن کو لڑائی کے لئے پہلا محاذ شمار کرتے ہیں۔ اگر آپ اس پر غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے، تو اس کے بعد والے مرحلے آسان ہوں گے اور اگر ایسا نہیں کر سکتے، تو میرے خیال میں آپ جنگ میں شرکت نہیں کر سکتے جسکا آپ ارادہ رکھتے ہیں لہذا اگر آپ بھائیوں کی نصرت کیلئے پر عزم ہیں، تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے قدم جہادی تربیت کی طرف بڑھائیں اور اپنے شیطان کو اسی وقت شکست دیں اور سب سے پہلے آپ کو زیب دیتا ہے کہ صدق و نیت سے اس کو سرانجام دیں۔ تاکہ جہاد کے اجر و ثواب کو پالیں جب تک اپنے گھروں میں ہیں اور مجاہدین کی طرف پہنچنے والے راستے سے ناآشنا ہیں۔ لیکن جب تک آپ میں سچی تڑپ نہیں ہے، آپ اجر نہیں پاسکتے اگر آپ کے پاس کوئی خاص ہوائی جہاز آپہنچے تاکہ آپ کو سرزمین جہاد پر منتقل کرے یا حیلے بازی کریں گے جیسے بہت سے حیلے کرتے ہیں، امی جان (اس پر) رضامند نہیں اور پڑھائی (حصول علم) اہم ہے اور آخر یہ بھی تو جہاد کی تیاری ہے۔

## اور سچی تڑپ کی علامات میں سے یہ ہے:

اگر پہلے سے پاسپورٹ موجود نہ ہو تو وہ بنوانا اور ایسے کسی بھی لمحے کے لیئے تیار رکھنا۔ یہ کہ اپنے آپ کو نفسیاتی اور جسمانی طور پر تیار کرنا اور کثرت سے پابندی کے ساتھ دعائیں کرنا تا کہ اللہ تعالی آپ کے لئے (جہاد کی شرکت کا) موقع فراہم کر دے اور امانت کو (چاہے مال یا کوئی اور چیز ادھار لی ہوئی ہو) ان کے اہل تک پہنچانا بھی صدق نیت کی علامت ہے (اسی طرح اگر) آپ کچھ دن بعد روانہ ہونے والے ہوں (اگر امانت نہیں ادا کر سکیں)، تو کسی کو اسکا وکیل بنا دیا جائے تا کہ آپکی طرف سے اسے ادا کر دے، اگر آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقع پیش آنے کا ڈر ہو۔

یہ حالت کئی اُن نوجوانوں کی حالت سے ملتی ہے جو راہ استقامت کے ابتدائی مرحلے میں درپیش ہوتی ہے کہ جس وقت ان کے سرپرست اُن کے بارے میں ڈرتے ہوئے انہیں نماز فجر سے منع کرتے ہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ اِن پر دروازے بند کر دیں تا کہ بیٹا نہ نکلے۔ تو سچی تڑپ رکھنے والے کے لئے یہ کم نہیں کہ وقتِ نماز وہ اپنے رب کے حضور نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو اور زبان پر یہ جاری ہو کہ اے میرے پروردگار کاش کے یہ دروازے نہ ہوتو میں (نماز کی) ادائیگی کو جاتا، پس میں تو تیار ہوں۔ عمل کرنے سے عاجز ہونے کی حالت میں فقط خلوص نیت پر اجر و ثواب کے حصول کے متعلق کافی احادیث ہیں۔ امام نووی کی ریاض الصالحین وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

درج ذیل میں آپ کی تفہیم کے لئے تربیت ایمانی کے بارے میں بیان کریں گے۔ جسکا مکمل ہونا ضروری ہے تا کہ آپ اس مرحلے میں ثابت قدم رہیں۔

ا) پنج وقتہ باجماعت نماز کی پابندی: میرے مسلم بھائی! عراق میں آپ کہ بہت سے بھائیوں کو مساجد میں نماز کی ادائیگی جیسی نعمت سے روک دیا گیا ہے۔ جب روافض (شیعہ ملعون) کے ہاتھوں مساجد بند کر دی گئی اللہ ان کو برباد کرے اسی لئے ہم آپ کے بغیر کسی خوف وڈر مساجد میں باجماعت نماز کے لئے

جانے پر رشک کرتے ہیں یاد رکھیں کہ اگر آپ فجر و عشاء مسجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں، تو آپ اس صحیح راستے پر سوار ہیں جو اللہ کے حکم جہاد کی طرف لے جائے گا۔ انشاء اللہ

۲) رات کے آخری حصے (تہجد) میں روزانہ کم از کم دو رکعت سے نماز پڑھیں جان رکھیں کہ اگر آپ رات کے آخری حصے میں نماز پڑھ سکتے ہیں، تو یقیناً آپ جہاد فی سبیل اللہ کی سرحدوں میں کسی بھی سرحد پر پہرا دے سکتے ہیں۔

اور اگر آپ گھر میں رہتے ہوئے رات کے آخری حصے میں نماز کے لئے اٹھ نہیں سکتے باوجود اسکے کہ آپ کیلئے تمام سہولیات کے مواقع میسر ہیں، تو پھر آپ میدان جہاد میں رات کے وقت کس طرح اٹھ سکیں گے کیسے وہاں دسمبر اور جنوری کی سرد راتوں میں سخت سردی برداشت کر سکیں گے یا جولائی کے مہینے میں سخت گرمی (جو جہنم کی سانس سے ہوتی ہے) کس طرح سہہ سکیں گے پس قیام اللیل کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں ذہن میں رکھیں کہ جس وقت آپ ٹھنڈے کمرے میں مطمئن پر سکون بھرے پیٹ دو رکعت نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں اسی گھڑی وہاں عراق میں آپ کا کوئی مجاہد بھائی اسلحہ تھامے ہوئے ہے، دشمنوں سے نگرانی کر رہا ہوتا ہے۔ بے اطمینان بے خبر کہ کہاں سے وہ آجائیں وہ نہیں جانتا کہ وہ دیوار کا سہارا دشمن سے بچاؤ کے لئے لے رہا ہوتا ہے یا جاڑے کی سخت سردی سے بچاؤ سے۔

۳) کم از کم ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھیں یہ آپ کی بھوک برداشت کرنے کی ورزش ہے جو ہو سکتا ہے کہ آپ کو جہادی میدان میں پیش آئے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی اس حالت میں بھی لڑتا تھا کہ بھوک کی شدت کی وجہ سے اسکے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا ہوتا تھا اگر آپ بحالت روزہ بھوک کی کچھ تکلیف محسوس کر لیں اس امید کے ساتھ کہ وقت افطار کھانے کو کچھ مل جائے گا، تو یہ بھی آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ جس وقت آپ اپنی من پسند چیزوں سے افطار کریں گے وہاں عراق میں آپ کے (مجاہد) بھائی بغیر کسی انقطاع اور بغیر کسی شکوے کے متواصل دن رات

روزے سے ہوتے ہیں کیونکہ ان کے پاس (کھانے کو کچھ نہیں ہوتا) کہ جس سے وہ افطار کر سکیں اور بالفرض اگر کچھ مل بھی جائے تو وہ اتنا نہیں ہوتا کہ جس سے بھوک مٹائی جا سکے سوائے تھوڑے سے گذر بسر کے۔ اس بات پر وہ اللہ رب العزت سے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آپ ان کے مقابلے میں کہاں ہیں؟

۴) مہینے میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن کریم کا ختم کریں اگر اسکو اپنے لئے ورد بنالیں کہ روزانہ قرآن کریم میں سے ایک پارہ کی تلاوت کرلیں، تو انشاءاللہ آپ پورے مہینے میں قرآن ختم کرلیں گے۔

اگر آپ تلاوت قرآن کریم کا ختم ابتداء میں کرلیں، تو آپکو یہ بھی یاد رہے کہ وہاں عراق میں آپ کے بھائی موجود ہیں ان میں سے ایک قرآن کریم کا پورا ختم کرتا ہے اور وہ (جہاد کی) صف اول میں ہوتا ہے، کفار کو خوف زدہ کر رہا ہوتا ہے اور وہ اسے خوفزدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ غور کریں کہ آپ اس کے مقابلے میں کہاں ہیں؟ اور کتنا اجر آپ کا اور کتنا ان کے لئے۔

۵) کوشش کریں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے واقف اور اس پر عامل ہوں اور بعض احادیث (ترجمہ کے ساتھ) یاد بھی کرلیں کیونکہ (قرآن کریم کے ساتھ) یہ احادیث بھی آپ کے اطمینان نفس میں اضافہ کا باعث ہیں۔ اس کو بھی مد نظر رکھیں کہ جس گھڑی آپ جہاد اور مقام شہادت کے متعلق احادیث پڑھ رہے ہوں گے، آپ کے عراقی (مجاہدین) بھائی ان احادیث میں بیان کردہ عمل کو عملی طور پر سرانجام دے رہے ہوں گے جس کی دہشت سے ظالمین کے تخت و تاج ہل کر رہ جائیں گے۔

حدیث کو پڑھنے والے یا اسے یاد کرنے والے اور عملی طور پر ان پر گامزن ہونے والوں کے درمیان بہت فرق ہے۔

٦)　　یہ بھی آپ کے لئے ناگزیر ہے کہ آپ بعض کتب سیرت اور حیات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین کے کچھ پہلوؤں کو (تدبر کے ساتھ) پڑھیں تا کہ یہ آپ کے لئے اسوہ ہوں اور موجودہ دور کی گمراہیوں اور زمانے کی اندھیریوں اور ان پر فتن حالات میں آپ کی رہنمائی کریں یہ بھی جان لیں کہ جس دوران آپ صحابہ رضی اللہ عنہم کے کارناموں (دوران مطالعہ) ناز کر رہے ہوں اور ان کی شجاعت و بہادری (کے قصے پڑھ کر) متعجب ہو رہے ہوں اور آپ کے رخسار آپ کے آنسوؤں سے بھیگ رہے ہوں گے، وہاں آپ کے عراقی (مجاہد) بھائی انہی صالحین کی سیرت اور ابطال اسلام کی تاریخ کو دہرا رہے ہوں گے۔ ان کے خون سے لکھی یہ تاریخ عنقریب ان شاء اللہ آپ پڑھیں گے اور آپکی آنے والی نسل اسکو پڑھے گی۔ اپنے اندر یہ رغبت پیدا کریں کہ ان میں سے ہوں، جس سے تاریخ کے اوراق لکھے جائیں نہ کہ تاریخ کو محض پڑھنے والوں میں سے ہوں۔

٧)　　ہر اچھے اخلاق کو اپنائے ااور برے اخلاق سے دوری اختیار کریں اور اخلاق حمیدہ کی سب سے پہلی پہچان یہ ہے کہ سلام کو عام کرو۔ آج ہی سے یہ تہیہ کر لیں کہ پہچان والا ہو یا غیر پہچان والا سب کو سلام کریں گے اگر آپ نے اس صفت کو اپنا لیا، تو آپ اپنے اندر راحت و سکون اور حسن اخلاق (کی مٹھاس) محسوس کریں گے کیونکہ اخلاق حسنہ اُسے کہتے ہیں، جس سے آپ لوگوں سے پیش آئیں نہ کہ وہ جس سے آپ اپنے ساتھ پیش آئیں۔ اگر آپ پہچان والے اور انجان سب کو سلام کرنا شروع کر دیں، تو آپ لوگوں سے اخلاق حسنہ سے پیش آئے۔ ہاں شاید یہ کام مشکل ہو لیکن جس کے لئے اللہ تعالی آسان کر دے اس کے لئے کچھ مشکل نہیں۔ یاد رکھیں۔۔۔ جہاد میں ان اخلاق کا آپ میں ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ یہ (آپس کی) بغض و عداوت کو دلوں سے ہٹا دیتا ہے اور آپ زیادہ سے زیادہ اپنے بھائیوں سے در گزر کریں جب وہ آپ کے حق میں کوتاہی کریں لہذا آپ اس اخلاق کو حقیر نہ سمجھیں خواہ اس کی شان کو کم کر کے آپ کے لیئے تخیل ہی کیا جائے۔ رسول اللہ ہی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو سب سے پہلی وصیت کی، وہ سلام کو عام کرنا تھا۔ صلہ رحمی تھی (ایک مضبوط خاندان بنانے کے لئے) اور رات کے وقت نماز پڑھنا،

جب لوگ سو رہے ہوتے ہیں (انسان کو چاک و چوبند بنانے کے لئے) اور یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ چیزیں معاشرے سے نکل کر شہر تک اور پھر خاندان اور اپنی فیملی تک اور پھر خاص اپنی ذات تک رہ گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ (ایها الناس افشوا السلام و اطعموا الطعام و صلّوا والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام)۔ ترجمہ: (اے لوگو! سلام کو عام کرو اور (حاجت مندوں) کو کھانا کھلاؤ اور نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، تو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے)۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۸) مال کو اپنے ہاتھ میں رکھیں، مگر دل میں جگہ نہ بنا پائے۔ آپ کوشش کریں کہ حلال مال کثرت سے اکھٹا کریں کیونکہ اس کی جہاد کو شدید ضرورت ہے (تاکہ جہاد اپنی طاقت پر قائم ہو)۔ ہمیں آج اصحاب ثروت افراد کی شدید ضرورت ہے۔ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن وغیرہ غنی اور صاحب مال صحابہ رضی اللہ عنہم کی مانند۔ آپ اس شرط کے ساتھ مال جمع کریں کہ اس میں آپ کی نیت اپنی ذات کے لئے نہ ہو بلکہ جہاد اور مجاہدین کی نصرت کے لئے ہو۔ اپنے اور اپنے اہل و عیال کی حاجت کے مطابق مال کمانے کے بعد جو مال باقی بچے اسے جمع کرتے رہیں یہاں تک کہ آپکو یہ مال مجاہدین تک ارسال کرنے کا موقع میسر ہو جائے، تو جلدی اور کم از کم وقت کے اندر ارسال کر دیں اور یہ ضروری ہے کہ آپ کا مال کسب حلال سے ہو۔ جس مال میں شک و شبہات ہوں، تو اس سے اجتناب کریں۔ یقیناً اللہ تعالی پاک ہے اور پاک (حلال) مال ہی قبول کرتا ہے اور جو شبہات (یعنی معلوم نہ ہو کہ حلال ہے یا حرام) کے ارد گرد گھومتا ہے قریب ہے کہ وہ اس میں (یعنی حرام میں) پڑ جائے یا گر جائے اور مجاہدین کے لئے انفاق کریں اگرچہ ایک درہم ہی کیوں نہ ہو۔ کبھی کبھار ایک درہم (اجر و ثواب میں) ایک لاکھ درہم پر سبقت لے جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے پس جو (اپنے ارادہ جہاد) میں سچا ہے ابھی سے (مجاہدین کے لئے) مال جمع کرنا شروع کر دے اور ضرورت سے زیادہ اور بے جا خرچوں کو کم کر دے یہاں تک کہ اسے جب انفاق کا راستہ مل جائے، تو وہ اسے فوراً پایہ تکمیل تک پہنچا دے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ (میدان جہاد کی طرف) جانے کا موقع میسر ہوتا ہے لیکن نکلنے کے

لئے پیسے ناکافی ہوتے ہیں اسی لئے ضروری ہے کہ ایسی حالت کے لئے جتنا ہو سکے مال جمع کر لے۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (اور اللہ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا)۔

۹) تمھاری جہاد میں رغبت تمھیں شادی (نکاح) سے نہ روکے آپ کے علم میں ہونا چاہئے کہ اصحاب رسول ﷺ میں اکثر و بیشتر شادی شدہ تھے ان میں سے کسی کو شادی نے جہاد کرنے سے نہ روکا اسی طرح جہاد نے ان میں سے کسی کو شادی سے نہیں روکا اپنے اندر رغبت پیدا کریں کہ شادی اس سے کریں جس کے ذریعے آپ پاک دامن رہ سکیں (برائی سے بچ سکیں) اور وہ آپکے دینی امور میں آپ کا ساتھ دے اور شادی مسلمانوں کی نسل میں اضافہ کرنے کی نیت سے کریں کیونکہ آج ہمیں کثرت تعداد کی بھی ضرورت ہے حتی کہ ہم میں سے ہر ایک کا اپنے بیٹوں کے ساتھ مجاہدین کا ایک چھوٹا سا لشکر تیار ہو اگر آپکی نیت ہے کہ اللہ آپ کے گھر میں مجاہدین پیدا کرے، تو یہ کیا ہی اچھی شادی اور بہت ہی اچھی نیت ہے۔

۱۰) ناجائز اور حرام کردہ چیزوں کی طرف نہ دیکھنا اس دور میں غیر اخلاقی تصاویر ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں یہاں تک کہ ان کے علاوہ آپ کو کچھ نہیں دکھائی دیگا ہم دیکھتے ہیں امتحان مشکل ہے اور آزمائش سخت ہے لیکن اسکے باوجود ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ایسے اوقات کا (برائی سے بچنے اور اور اچھائی کرنے) کا اجر بہت ہے۔ اور جنت کا سودا سستا نہیں ہے اور اللہ رب العالمین کی رضامندی سب سے محترم اور سب سے بڑھ کر ہے لہذا اگر کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہے اور اسکے راستے میں جہاد اور اپنے (مجاہدین) بھائیوں کی نصرت کا ارادہ رکھتا ہے پس وہ اپنے آپ کو ناجائز اور حرام چیزوں کی طرف دیکھنے سے روکے۔

## اور اس کے لئے آپ مندرجہ ذیل امور کو سرانجام دیں۔

الف) ہر بے حیاء اور فحاش چینل کو ٹی وی سے نکال دیں (بند کر دیں) اور اگر ٹی وی ہی بند کر دیا جائے، تو یہ سب سے افضل ہے اور اگر آپ یہ کہیں کہ آپ صرف خبریں دیکھیں گے یا فقط اسلامی و دینی پروگرام پر

ہی اکتفا کریں گے، تو ہم جانتے ہیں کہ شیطان کا دھوکہ ہے اور اسکا لشکر تمہیں نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ وہ آپ کو کسی حرام کام میں ملوث کر دے، تو ان سے ہوشیار رہیں کہیں وہ آپ کو فتنہ میں نہ ڈال دے اور اس دروازے ہی کو بند کر دیں جہاں سے (ملعون) ابلیس کا لشکر داخل ہو اور اگر یہ کام آپ کے بس میں نہیں ہو (مثال کے طور پر آپ کے اختیار میں نہ ہو)، تو اسکو دیکھنے سے اجتناب کریں جہاں تک خبروں اوراسلامی و دینی پروگراموں کی بات ہے، تو ہم آپکو نہایت مفید کتابوں کے ذریعے نصیحت اور قابل اعتماد صحیفوں (رسالوں) کے مطالعے کی نصیحت کرتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہو کہ جس دوران آپ اپنی نفس سے جہاد کر رہے ہونگے تا کہ آپ حرام کردہ چیزوں کی طرف نہ دیکھ سکیں، تو آپ کے عراقی مجاہدین بھائی جو دشمنوں سے جہاد کر رہے ہونگے تا کہ ان کی حرمتوں کو جائز نہ بنا دیا جائے (پامال کر دیا جائے) اور ان کی عزتوں کو رسوا نہ کیا جائے۔

ب)　خبر دار کہ آپ شیطان کو موقع فراہم کریں کہ وہ آپ کو دھوکہ دے کر انٹرنیٹ کی فحاشی وعریانی کی ویب سائٹوں میں گھسنے کا کہے (اور آپ اس بات کے حریص بن جائیں کہ اپنے نفس سے اس کام کے روکنے کو جہاد کریں)۔

تو آپ میں اپنے نفس سے جہاد کا جذبہ ہونا چاہیے اور اس (نفس) کو ان کاموں سے روکیں۔

ج)　اپنا ہر اہتمام کلمۃ اللہ کی سربلندی، خدمت اسلام اور اپنے (مجاہد) بھائیوں کی نصرت کے لئے صرف کریں اور آپ کوشش کریں کہ آپ کا سارا ہدف اور ساری تمنائیں یہی ہو اور سوتے جاگتے یہی فکر آپ کے ساتھ ہو اگر یہ کام آپ سرانجام دے سکتے ہیں، تو اس کے بعد فضول اور خبیث چیزیں آپ کے ذہن میں نہیں آئیں گی۔

اے میرے مسلم بھائی: یہ تربیتی اقدام شیطان کے شر اور نفس امارہ سے دفاع کے لئے ہے اگر آپ ان کو پورا کر سکتے ہیں تو اس کے بعد کے مرحلے (جہاد) پر بھی اللہ کے حکم سے قادر رہیں اور اگر یہ نہیں کر سکتے، تو

ہمارے خیال میں آپ صرف دعوے کرنے والے کمزور عزم اور شکستہ ہمت ہیں جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں اور اس کام کے بارے میں سوچتے ہیں جس کو کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ یاد رکھیں یہ ادنیٰ سے کام ہیں جسکو سرانجام دینا ممکن ہے اور اگر مزید آگے بڑھیں، تو آپ بلند ہمت اور عظیم نفوس کے حامل ہیں۔

## جہاد میں شریک نہ ہونے والوں کیلئے مادی تیاری عسکری، جسمانی ، طبی ، الیکٹرونک:

جہاد کے حامی و ناصر میرے بھائی۔۔ آج ہمیں علمی، ثقافتی و بدنی مہارتوں کی ضرورت ہے اور ایسے تجربہ کار لوگوں کی ضرورت ہے جو ہر اس چیز میں ماہر ہوں جو جہاد کے میدانوں میں اور مضبوط اسٹیٹ (مملکت) قائم کرنے میں لازمی سمجھی جاتی ہیں، تو اسطرح کے میدانوں کی با شرع داعیین اور طالب علموں کی شدید ضرورت ہے لیکن ہمیں صرف علماء دین ہی کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں بجلی، الیکٹرونک، کمپیوٹرز اور سائنس میڈیکل اور ہر چیز کی واقفیت و تجربہ رکھنے والوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے درمیان ان علوم سے واقفیت رکھنے والے نہ ہوں، تو ہمارے لئے اسلحہ کون تیار کریگا؟ کون ہماری آواز کو ساری دنیا تک پہنچائے گا اور کون ہمارے زخمیوں کا علاج کریگا ہمیں ان سب کی ضرورت ہے عزائم پختہ کریں اور اللہ پر توکل کریں اور آج ہی سے ان علوم وفنون میں سے کسی ایک میں ماہر و تجربہ کار بننے کی کوشش کریں۔

آپ کے مجاہد بھائیوں کو عراق میں علماء اور اسپشلسٹ اور ماہر و تجربہ کار افراد کی ضرورت ہے ان کے پاس ایسے بہت ہیں جو اسلحہ اٹھانا اور چلانا جانتے ہیں لیکن ان کے پاس اسلحہ بنانے والے نہیں۔ اور اللہ کے نزدیک طاقتور مومن، کمزور مومن سے زیادہ محبوب ہے۔ جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے لہذا درج ذیل امور کو ہم چاہتے ہیں آپ انھیں سرانجام دیں۔

### ا) عسکری اور جسمانی میدان میں:

جسمانی قابلیت کو مزید بڑھائیں جسمانی ورزش اور جنگی کھیل و فنون کی مشقوں پر توجہ دیں۔ آپکی بدنی طاقت کا زیادہ ہونا آپکی خود اعتمادی میں اضافہ کا باعث بنے گی اور آپکو مشکل برداشت کرنے میں اور بڑی ذمہ داریوں کو اٹھانے اور واجبات کی تکمیل کرنے میں بغیر کسی عجز و کمزوری کے قابل بنادیگالہذا آپ تدریبات کا اہتمام کرنے والے اور واجبات کو ادا کرنے والے بن جائیں اور اس میں آپ کی نیت جہاد کی اعداد و تیاری کرنے کی ہو اور یہ تصور کر لیجئے کہ آپ قتال کے لئے میدان جہاد میں تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اپنی اس تربیت کے دوران ہمیشہ یہ تصور کریں کہ آپ ابھی عراق میں ہیں اور دشمنوں نے آپ پر حملہ کر دیا ہے۔ تو آپ کو (جوابی حملے میں) کیا کرنا چاہیے؟ تیز چلنے اور دوڑنے کی مشق کریں خاص طور پر لمبی مسافت کے لئے اس طرح خود کو خفیف لچکدار بنائیں اور بھوک برداشت کرنے اور پہاڑوں پر چڑھنے کی مشق کریں۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ آپ کی بدنی طاقت عنقریب جہادی مہموں میں کافی و شافی مددگار ثابت ہوگی (اللہ کی نصرت و قوت کے بعد) آپ کو چاہیے کہ آپ ہمارے پاس مکمل تربیت یافتہ اور مضبوط جسم کے ساتھ آئیں ہمارے مددگار بن کر نہ کہ ہم پر بوجھ بن کر اور انشاء اللہ سب میں زیادہ بھلائی ہے۔

تیراکی سیکھنے اور گاڑی چلانا سیکھنے کی بھی رغبت رکھیں لہذا حدیث میں وارد ہے

کل شیء لیس من ذکر اللہ عز و جل فھو لھو'' الا اربع خصال مشی الجل بین الغرضین و تادیبہ فرسہ و ملاعبتہ اہلہ و تعلیم السباحۃ (طبرانی)

ترجمہ: اللہ کے ذکر کے علاوہ ہر چیز تماشا اور غفلت کا سامان ہے سوائے چار خصلتوں کے؛ آدمی کا ہدفوں کے درمیان چلنا، گھڑ سواری، اہلیہ کے ساتھ ہنسی مذاق اور تیراکی سیکھنا۔

اور مکحول سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل شام کی طرف یہ لکھ کر بھیجا کہ وہ اپنی اولاد کو تیراکی ،نشانہ بازی اور گھڑ سواری سکھائیں۔ اس بات کی حرص کریں کہ ہر قسم کے اسلحہ کا ستعمال کرنا سیکھیں کیونکہ یہ جہاد کے لوازمات میں سے ہے جس کے بغیر جہاد مکمل نہیں ہوتا اور آپ میں جذبہ ہو کہ آپ اسلحہ کے ماہر

و تجربہ کار ہوں نہ کہ سر سری طور پر صرف اس کا استعمال جاننے والے ہوں کوشش کریں کہ اسلحہ ٹھیک کرنے کی مشق کریں بلکہ اگر ہو سکے تو اس کو بنانے کی مشق کریں اور اس انتظار میں نہ رہیں کہ کوئی آپ کو اسلحہ استعمال کرنے کی تربیت دینے آئیگا بلکہ خود آج ہی سے اس کیلئے جدوجہد شروع کر دیں اور انٹرنیٹ کی جہادی ویب سائٹیں آپ کو اس کام میں بہت آگے لے جائیں گیں۔

آپ کی یہ کوشش ہونی چاہیے کہ مزاحمتی جنگی مقابلوں، گوریلا جنگوں، فنون جنگ، ذرائع ابلاغ کی جنگ، نفسیاتی اور سیاسی جنگوں کے بارے میں جتنا ہو سکے پڑھیں اور ہر اس چیز کے متعلق پڑھیں کہ جس سے آپکے ثقافتی اور آپکے جنگی و مزاحمتی تجربے میں اضافہ ہو وہاں انٹرنیٹ کی ویب سائٹس پر نظری معسکرات کی بھر مار ہے۔

## ۲)　طبی میدان میں:

سب سے پہلے نمبر پر سرجری اور ہڈیوں اور ابتدائی طبی امداد کی مہارت حاصل کی جائے کیونکہ یہ مجاہدین کے لئے نہایت اہم ہے اور اس طرح کے تربیتی کورس ہر ملک میں عام طور پر موجود ہیں۔ اس سے برائے نام اخراجات کے بدلے میں جہاد میں نہ جاسکنے والا شخص مستفید ہو سکتا ہے۔

## ۳)　نشر و اشاعت اور کمپیوٹرز کے میدان میں:

اپنے اندر کمپیوٹرز چلانے اور اس کو ٹھیک کرنے کی رغبت پیدا کریں اور اس کی فیلڈ میں جتنا ہو سکے تجربہ اور مہارت حاصل کریں اور اس میں آپ کی نیت جہاد فی سبیل اللہ اور نصرت دین کی ہو۔ انٹرنیٹ کے پہلوؤں سے جو چیز بھی تعلق رکھتی ہو ویب سائٹس بنانا ہو یا اسکا استعمال کرنا ہو یا پیغامات اسکین scan کر کے میل کرنا ہو اسی طرح وہ وہ مواد نیٹ سے اڑانے (غائب کرنے کا) طریقہ سیکھا جائے جو اسلام پر حملہ آور ہو۔ اسی طرح جہادی فلمیں تیار کرنے کی کیفیت کیمرا استعمال کرنے کا طریقہ کار پھر ان فلموں کو ترتیب (ڈیزائن)

دے کر انٹرنیٹ پر اور جہادی ویب سائٹس پر چڑھایا(اپلوڈ کیا) جائے پھر اسکو اوراق میں (یعنی کتابی شکل میں)سیڈیز میں کاپی کرنا(رائٹ کرنا) اسی طرح ان کی پرنٹنگ اور طباعت کا کام کیا جائے۔ان دنوں مجاہدین کی نشرواشاعت کے شعبے کو ان سب کی اشد ضرورت ہے۔

## ۴) حفاظتی اقدامات کے میدان میں:

انٹرنیٹ پر جو (مجاہدین کی جانب) نشر کیا جائے اس کا مطالعہ کریں اور کوشش کریں اس پر عمل کریں اور اسکی نشرواشاعت کریں تاکہ اللہ کے دشمنوں کو محض اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مجاہدین اور ان کے انصار و مدد گار میں امن وسکون اور بے خوفی کا احساس پھیل رہا ہے، تو ان کے غیظ وغضب میں اضافہ ہو گا اور اللہ کے دشمنوں میں غیظ وغضب پیدا کرنا اور انھیں بھڑکانہ شرعی مطلب اور مقصد ہے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ ایسے دشمن کی زبان (لینگویج) سیکھیں پس دشمن کی زبان سیکھنا ان کی پسپائی میں فائدہ دیگا پھر جب ہم (اللہ کے حکم سے) ان کو شکست دے دیں گے تو تمام اقوام میں اپنی زبان پھیل جائے گی اور آج ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو دشمن کی زبان سے واقف ہوں حتی کہ ہم ان کے منصوبوں کو جان لیں اور یہاں تک کہ ہم وہ ٹیکنالوجی حاصل کرلیں جو ہمیں فائدہ پہنچائے اور حتی کہ ہم ان سے لڑیں اس زبان میں جو وہ سمجھتے ہیں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ان کی زبان سیکھنے سے یہ لازمی نہیں کہ آپ اپنی زبان بھول جائیں یا اپنے عقیدہ(ایمان) سے ہاتھ دھو بیٹھیں کل تک ہمیں خوف تھا کہ دشمن کی(باطل) ثقافت ہماری ثقافت پر حملہ آور ہو گی۔ لیکن آج (اللہ کے فضل وکرم سے) ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دشمن کی ثقافتی جنگ ناکام ہو گئی اور آج زمین پر اس مغربی تہذیب کے کھوٹے پن کو کوئی ایسا نہیں ملے گا کہ جسے وہ دھوکا دے سکے کیونکہ اسکا کھوٹہ پن اور ظلم وفساد ظاہر ہو گیا ہے لہذا ہمارا ان کی زبان سیکھنے کے لئے جدوجہد کرنا اس لئے ہے کہ ہم اسی کے ذریعے ان کی عقلوں کو مخاطب کریں اور اور ہم ان میں سے ہوں جو ان پر ثقافتی حملہ کرتے ہیں شاید ہمیں ان کے درمیان کوئی ایسا مل جائے جو (ہماری بات) غور سے سنے اور پھر وہ(دین اسلام

کی طرف) مائل ہو اور کچھ عقل کے ناخن لے اور ہدایت پا جائے اور اللہ جسے چاہے ہدایت دے آپ کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہود اپنے بچوں کو اپنے اسکولوں میں عربی سکھاتے ہیں۔

## ۵) سیاسی میدان میں:

اہم خبروں اور بیانات کا مطالعہ کریں حتی کہ آپکو نئے پیش آنے والے واقعات کا علم ہو۔

## ۶) الیکٹرونکس میدان میں:

دور بیٹھے بیٹھے دھما کرنے کی خاکہ کشی (ڈیزائینگ) سیکھیں اور جاسوسی آلات میں تشویش پیدا کرنے اور اس کی لہروں میں داخل ہونے کا طریقہ سیکھیں تاکہ پتہ چلایا جاسکے کہ وہ کس چیز کی تصویر بنارہی ہیں۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔

## ۸) بہترین عملی ہتھیار::

مجاہدین اور خاص طور پر ان میں سے جو قید ہیں ان کیلئے دعا کرنا اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے کم سے کم وہ خدمت ہے جو ایک مسلمان اپنے بھائیوں کیلئے کرسکتا ہے اس حدیث کے مطابق (من لم یھتم بامور المسلمین فلیس منھم)۔ (جو کوئی مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے وہ ان میں سے نہیں ہے)۔(الحدیث)

اور کم سے کم استطاعت رکھنے والے کا سہارا زبان ہے اور ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے لئے شہادت کے راستے کو میسر اور آسان بنادے۔

اور یہ عنوان یہاں اس لیئے رکھا ہے کیونکہ دعا کا ہتھیار اُن اسباب میں سے ایک ہے کہ جسکی اہمیت مادّی وحسّی اسباب سے کسی بھی طرح کم نہیں۔

# جہاد میں حاضر نہ ہونے والے کا توحید و جہاد کی دعوت کو اپنے اطراف میں عام کرنا

نفس انسانی کو جہاد کے قابل بنانے کے واسطے ذاتی تیاری کی وضاحت کے بعد تاکہ وہ جہاد پر قادر ہو اور ہر جان جہاں تک بس چلے اسکے لئے قوت تیار رکھے ہم اب مجاہد کے دائرہ تاثیر کو وسیع تر بنانے کی کوشش کریں گے تاکہ وہ اپنی ذات سے آگے بڑھ کر عزیز و اقارب، اہل خاندان اور اسکے گھر والوں کو اور جو بھی اسکے قرب وجوار میں رہتا ہے کو اس میں شامل کرے پس مجاہد (اول سے آخر تک) ایک انسان ہے جس کے شفقت اور الفت کی بنا پر لوگوں سے روابط ہوتے ہیں اور گھریلوں رشتہ داریاں اور اجتماعی تعلقات ہوتے ہیں اور اگر یہ سب ہوں، تو اس پر ایک قسم کا زور اور دباؤ ہوتا ہے اس میں سے کچھ تو منفی پہلو ہوتے ہیں اور کچھ مثبت ہے پس اگر آپ کے اپنے گھر والے دیندار ہیں اور جہادی ذہنیت کے حامل ہیں، تو آپ بہت خوش نصیب ہیں اور اگر معاملہ اسکے برعکس ہے، تو آپ بڑی آزمائش اور سخت امتحان میں مبتلا ہیں۔ آپ کیسے اپنے والدین کو جہاد پر راضی کریں گے ؟ کیسے انہیں مطمئن کریں گے جہاد پر جو مسلمان پر فرض عین ہے اور سر زمین اسلام آپکو پکار رہی ہے ! کیا آپ انہیں اس بات پر رضامند کر سکتے ہیں کہ وہ آپکو ہجرت و جہاد کی اجازت دیں؟ کیا آپ انہیں اسطرح بنا سکتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ مل کر جہاد کریں؟ کتنے لوگوں کو آپ مجاہدین بنا کر اپنے ساتھ جمع کر سکتے ہیں اپنے دوستوں اور رشتہ داروں میں سے ؟

**یہ وہ سوالات اور مشاکل ہیں جو یہاں عراق میں اس کے ساتھ پیش آئے ہیں جسکو جہاد کا عملی تجربہ ہو، تو اس کے ساتھ کیسا معاملہ ہو گا جسکو یہ تجربہ نہ ہو یا جو اس سے دور ہو پس ہم آپ کے سامنے کچھ معرضات پیش کریں گے۔ جنہیں آپ کو سرانجام دینا ہے تا کہ ان (سوالات و مشاکل) میں آپ کامیاب ہو سکیں۔**

۱) سب سے پہلے ضروری ہے کہ آپ جہاد کی فرضیت اور اسکے وجوب پر پورے اطمینان کے ساتھ ہر طرح سے قائل ہوں اور جو نقاط گزشتہ صفحات میں بیان کیئے گئے ہیں ان سب پر عمل کر لیا ہو تا کہ آپ دوسروں کو قائل کرنے پر قادر ہوں کیونکہ جب تک کوئی شخص (کسی چیز کا) خود قائل نہ ہو، تو وہ دوسرے کو قائل و مطمئن نہیں کر سکتا۔

اپنے گھر والوں پر یہ واضح کریں کہ دین ہماری گردنوں پر ایک امانت ہے اور اللہ کی سنت میں سے ہے کہ وہ مومنین کا امتحان لیتا ہے اور بلاشبہ کفر سارا کا سارا جمع ہو کر مسلمانوں کے خلاف متحد ہو گیا ہے اور باطل اپنے باطل کا دفاع قوت و طاقت سے کرتا ہے، تو ہم اپنے دین اور اپنے حقوق کا دفاع کیوں نہ کریں اور ہم جہاد فی سبیل اللہ کے میدانوں کا رخ کیوں نہ کریں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں اور فرمان الٰہی ہے کہ (إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ)۔ (اگر تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو انہیں بھی تکلیف ہوتی جس طرح تمہیں تکلیف ہوتی ہے)۔ (النساء۔ ۱۰۴)

۳) اپنے اہل و عیال کو جہاد اور مجاہدین کی خبریں سننے کا عادی بنائیں اور ان میں اس دین اور اپنے ان (مسلمان) بھائیوں کی نصرت کی حمیت پیدا کریں جن کو ہر طرف مسلم علاقوں میں زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ عراق، افغانستان میں شیشان و فلسطین میں جسے قوم پرستی کے داعیوں نے بیچ ڈالا انہیں آیات جہاد کے ذریعے وعظ و نصیحت کریں اور اس اجر و نعمت کی خوشخبری سنائیں جو اللہ نے مجاہدین کیلیئے تیار کر رکھی ہے اور اس ندامت اور حسرت کا بھی بتلائیں کہ جو اللہ تعالی نے جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے لیئے تیار کر رکھی ہے اور ان دنوں جہاد کا جو حکم ہے ان پر واضح کریں کہ وہ فرض عین ہے نہ کہ فرض کفایہ۔ اس لیئے

کہ مسلمانوں کی زمینوں میں سے اگر محض کسی پر ایک بالشت قبضہ ہونے سے (جہاد فرض عین ہو جاتا ہے) بھلے سے زمین کا ٹکڑا رہائش پذیر نہ ہو اور اس مسئلے میں علماء کرام کو اختلاف نہیں۔ اگرچہ آج بہت سے (علماء سوء میں سے) رخصت دینے والوں نے رخصت دے رکھی ہے جنہیں اپنے اہل و عیال اور کھانے، پینے کی فکر ہے اور ان کے سامنے ان احادیث کا مجموعہ رکھیں جو (اس مسئلے میں) بالکل واضح ہیں جیسے کہ حدیث میں ہے کہ (جو کوئی اس حال میں مرا کہ جس نے نہ غزوہ کیا اور نہ اس کا ارادہ کیا تو وہ منافقت کی موت مرا)۔ (صحیح مسلم)

ترہیب (ڈرانے) سے پہلے ترغیب (شوق دلانے) کا سہارا لیں کیونکہ اس کا مثبت اثر ہوتا ہے۔

۴) تاکید کے ساتھ اس بات پر اڑے رہیں کہ اللہ تعالیٰ (ضرور بالضرور) اس دین کی مدد کریگا اور اسے ہماری ضرورت نہیں اور ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ ہم (اس کے) دین کے خدمت گزار بنیں اور مجاہدین کو آپ جیسے لوگوں کی اور ان کی طرح (عزیز و اقارب میں سے) لوگوں کی ضرورت ہے چاہے اسکا تجربہ کتنا ہی کم ہو اگرچہ ابتدائی تعلیم کیلئے (کار آمد ہو) جیسا کہ بوسنیا میں پیش آیا تو (انشاء اللہ) بڑا اجر و ثواب پالوگے اور شیاطین جن ہوں یا انسان (گھروں میں) بیٹھے رہنے کو مزین کرکے دکھاتے ہیں تاکہ اللہ کے رستے سے روکیں۔

دنیا اور بے شرع اہل و عیال کے دھوکے میں نہ آئیں اور (مجاہدین کے خلاف) پروپیگنڈوں سے ہرگز متاثر نہ ہوں جیسے کہ مجاہدین کو دہشت گرد کی صفت سے موصوف کیا جانا یا جہاد اور جہادی کیسٹس (سی ڈیز) کے متعلق یہ نشاندہی کیا جانا کہ اس پر پابندی ہے یہ ممنوع ہے پس ممنوع وہ ہے جس کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے ممنوع قرار دیا ہو کیا ہم اس بات پر رضامند ہو جائیں کہ اگر ہمارے گھر والے ہمیں قراءت سے منع کردیں؟!! سو دین ہی اصل اساس ہے۔

جیسا کہ عربی شاعر کہتا ہے کہ

مفہوم: انسان پر آنے پر مصیبت کا مداوا دین میں ہے۔ جبکہ دین میں آنے والی مصیبت کا کوئی دوسری چیز مداوا نہیں بن سکتی)۔

۵) انہیں یہ یقین دلائیں (سمجھائیں) کہ موت وزندگی اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے اسکے سوا نہ کوئی لے سکتا نہ کوئی دے سکتا ہے میدان جہاد کی طرف نکلنے سے نہ موت جلدی (اپنے وقت سے پہلے) آتی ہے اور نہ گھر بیٹھے رہنے سے اور بستر کے نیچے چھپنے سے عمر لمبی ہو جائے گی۔

عربی شاعر کہتا ہے کہ

مفہوم: میں نے تاخیر کہ تا کہ زندگی کو باقی رکھ سکوں، بس میں نے اپنے لئے اسطرح زندگی نہ پائی جو آگے بڑھنے میں تھی، ہم وہ نہیں کہ جن کی ایڑھیوں سے خون بہے مگر ہم تو وہ ہیں کہ جن قدموں (یعنی اگلے حصے سے) خون کے قطرے بہتے ہیں۔ (مختصر مفہوم یہ ہے کہ ہم پیٹھوں پر گولیاں کھانے والے نہیں ہم دلیروں کی طرح سینے پر گولی کھانے والے ہیں)۔

تو کتنے ہی ایسے مجاہد ہیں جنہوں نے ہجرت اور جہاد کے مراحل طے کئے اور جنگ کی سختیوں اور کرواہٹوں میں زندگی گزار دی اور پھر جب موت آئی تو بستر پر دم توڑا اور کتنے ہی گھر میں بیٹھنے والے اور اہل وعیال کے درمیان رہنے والے ایسے ہیں کہ انہیں پانی کا ایک گھونٹ پینے سے پھندا لگا اور موت واقع ہو گئی اور ان کا کام تمام ہو گیا۔

٦) یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ میں دیکھیں کہ آپ (ان کیلئے) ہر چیز میں اسوہ حسنہ ہیں۔ عبادت میں، اخلاق میں اور علم وعمل میں یہاں تک کہ وہ آپ کی سیرت کو اپنائیں اور آپ کے حکم کی بجا آوری کریں یہ بات جان لیں کہ ایسا کوئی نہیں ملتا جو (ایمان وعمل میں) کمزور کی اطاعت کرے یا سست وکاہل کی اقتداء کرے یا ایسے کی اتباع کریں جسکا عمل اسکے قول کے مخالف ہو یہ بھی ذہن

نشین رکھیں کہ نفس سے جہاد، حسن واخلاق، بدنی وعلمی تربیت کی جتنی گزشتہ مشقوں پر آپ نے عمل کیا، تو اس سے یہ آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ سے متاثر ہو کر آپکو قابل اطاعت اور قابل تقلید سمجھیں گے ۔ تجربہ کی بناپر یہ بات بھی ہمارے علم میں ہے کہ خاندان اور دوست میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جن پر نفسانی خواہش، گمراہ، سوچ وبچار اور اتباع شیطان کا غلبہ ہوتا ہے اسی لئے وہ سیدھے راستے پر نہیں آتے اگرچہ آپ کے ہاتھوں سے معجزات ظاہر کیوں نہ ہو جائیں لیکن جس طرح اللہ رب العزت کا فرمان عالی شان ہے کہ (معذرة الى ربكم ولعلهم يتقون)۔(تا کہ ہم تمہارے پرور دگار سے معذرت کر سکیں اور شاید یہ پرہیز گاری اختیار کریں)۔

پس ناامید اور ہمت شکستہ نہ ہو بلاشبہ انبیاء علیہم السلام میں سے بھی ایسے ہیں کہ جو اپنی بیوی اور اولاد کو سیدھے رستے پر نہ لاسکے (اسکی سب سے بڑی مثال نوح علیہ السلام کی ہے) انہیں اس سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان مبارک ہے کہ (إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ)۔(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) ! آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے)۔(القصص۔۵۶)

۷) یہ بھی لازم ہے کہ آپ کے گھر والے آپکی غیر موجودگی اور رات باہر گزارنے کے عادی ہوں، تو کوشش کریں کہ لمبے لمبے سفر پر نکلیں یا اپنے دوستوں کے گھروں میں رات گزاریں یا(راتوں میں) گھر دیر سے لوٹیں حتی کہ وہ آپ کے بغیر رہنے کے عادی ہو جائیں۔

۸) اس بات کا بھی ضرور خیال رکھیں کہ آپ کے گھر والے آپ کو اکیلا کمانے والا تصور نہ کریں کہ آپ ہی ان کی آخری امید ہوں اور آپکا آخری سہارا کیونکہ یہ چیز انہیں ہر وقت آپکے ساتھ معلق کر دے گی اور وہ آپ کے بہت سے بھلائی کے کاموں میں رکاوٹ بن جائیں گے۔

آپ کو اس میں پھنسادے اور بہت بھلے کاموں سے روک دیں۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: (إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ)(یقیناً تمہاری بیویاں اور اولادیں تمہاری دشمن ہیں)۔ (التغابن۔۱۴)

پس آپ کیلئے یہ بھی لازم ہے کہ آپ ان کو یہ سکھائیں کہ اللہ تعالی ہی اکیلا رازق ہے اور ایک اللہ ہی سے امید رکھنی چاہیئے اور زندگی و موت اکیلے اللہ ہی کی طرف سے عطا کردہ ہے اور ان کے ذہنوں میں یہ بات اچھی طرح ڈال دیں کہ جیسا کہ حدیث میں ہے کہ (ان ما اصابك لم یکن لیخطئك و ان ما اخطاك لم یکن لیصیبك)۔ ترجمہ: یقیناً جو مصیبت تمہارے نصیب میں ہے اسے کوئی دور نہیں کر سکتا اور جو تمہارے نصیب میں نہیں ہے اس میں تمہیں کوئی مبتلا نہیں کر سکتا۔ (الحدیث)

۹) کوشش کریں کہ سب گھر والے جہادی شجاعت مندانہ، بہادرانہ اور اعلی اخلاقی ماحول میں رہیں اور مجاہدین کی مدح کرتے رہا کریں اور انہیں اسوہ نمونہ اور بہترین مثال بنائیں اور یہ اسطرح ممکن ہے کہ آپ ان کے سامنے مجاہدین بھائیوں اور انکے قائدین کی سوانح حیات اور انکے شجاعت مندانہ کارنامے بیان کیا کریں۔

۱۰) یہ بھی ضروری ہے کہ گھر میں اللہ کے دشمنوں یہودیوں امریکیوں اور روافضی، مجوسیوں سے نفرت اور ان سے بغض و کراہیت کی روح پھونک دی جائے اور (اس میں) ان کے ان بھیانک اور گندے کارناموں کا تذکرہ ہو جنہیں وہ سرانجام دے رہے ہیں (اور ان کے قبیح چہروں کو بے نقاب کیا جائے) کہ وہ کس طرح امت اسلام کے خاتمے اور ان پر حکومت کرنے کیلئے طرح طرح کے جال بچھا رہے ہیں اور ان پر واضح کریں کہ دشمن کتنا بغض اور کتنی نفرت ہم سے رکھتے ہیں اور وہ کسی کو بھی اس سے مستثنی نہیں رکھتے۔ پس اگر وہ آج عراق میں (حملہ آور) ہیں، تو کل مصر و جزیرہ عرب اور سوڈان میں ہوں گے اور اگر کوئی اپنی عزت و آبرو کے دفاع کا ارادہ رکھتا ہے، تو وہ آج ہی سے اسکا دفاع کرے نہ کہ اپنے گھر میں دشمنوں کے گھسنے کا انتظار کرے تا کہ اس وقت اپنی عزت کا دفاع کرے جبکہ اس وقت ندامت کی گھڑی ہو گی۔

فکر امارت کو ان کے ذہنوں میں راسخ کرنا شروع کر دیں (دینی) کتب، قصص وواقعات کے ذریعے۔ اپنے امیر کی اطاعت کریں اگرچہ وہ تیری پیٹھ پر کوڑے مارے اور تیرا مال چھین لے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ اور اسکے مد مقابل۔

(اللھم من ولی من امر امتی شیئا فشق علیھم فاشق علیہ ، ومن ولی من امر امتی شیئا فرفق بھم فارفق بہ)۔ (اے اللہ ! اگر کسی کو میری امت کے کسی امر کا ولی (حکمران) بنایا جائے پھر وہ انہیں مشقت میں ڈال دے تو، تو بھی اسے مشقت میں ڈال اور جو کوئی میری امت کے کسی امر کا ولی (حکمران) بنایا جائے اور پھر وہ ان سے نرمی کا برتاؤ کرے تو اس پر تو بھی نرمی کرے)۔ (صحیح مسلم)

بلاشبہ یہ اہم امور ہیں کہ جن کے ذریعے جہاد کا ناصر ایسا عائلی اور اجتماعی ماحول بنا سکتا ہے کہ خاندان اور معاشرہ اسے جہاد میں بھیجنے کے لیئے تیار ہو یا کم از کم اس کے جہاد میں نکلنے کو قبول کرنے پر مستعد ہو، اس یاد دہانی کے ساتھ کہ جب جہاد فرض عین ہو جائے، تو والدین کیلیئے اجازت کا حق باقی نہیں رہتا۔

# جہاد میں حاضر نہ ہونے والے کا قتالی جہاد کے اگلے محاذ کو مظبوط بنانے میں شرکت

تدریبات (مشقیں) اور مجاہد کی نفس سے متعلق استعدادات (تیاریاں) اور اسکے دائرہ تاثیر (یعنی اہل و عیال اور دوست واحباب) کے مکمل بیان کے بعد اب میدانِ معرکہ میں داخل ہونے کا وقت آگیا ہے۔ اور اب یہ میدانِ معرکہ سابقہ جنگوں کی طرح نہیں رہا کہ جب دو فوجوں کے درمیان خط ہوتا تھا۔ ان دنوں جنگ مختلف اجزاء میں تقسیم ہو کر دور دور تک پھیل گئی ہے جسکا دائرہ وسیع ہو گیا ہے جس کی کوئی حدود و قیود نہیں اور دشمنوں کے ساتھ لڑائی کے متعدد اور بہت سے محاذ بن گئے ہیں کبھی یہ لڑائی زمین پر کسی معرکے میں واقع ہوتی ہے اور کبھی کسی شہر میں کبھی کسی ٹی وی چینل پر ہوتی ہے، کبھی انٹرنیٹ کی ویب سائٹس پر

اور کبھی کسی کتاب اور کسی مقابلے میں کبھی ٹیلیفون کے ذریعے کسی میڈیا چینل پر رابطے کرنے میں ہوتی ہے اور ہر کسی کیلئے اجر ہے اور اس بنیاد پر جہاد کے میدان آج کثرت سے (مختلف صورتوں) میں موجود ہیں، ہر اس دور و نزدیک والے کے لیئے کہ جسے میدان جہاد میں داخل ہونے کا راستہ میسر نہیں یا ان لوگوں کے لیئے کہ جو میدانی قیادت سے رابطے میں ہوتے ہیں کہ جو کچھ لوگوں کو میدان سے باہر رہ کر لوجسٹک مدد کے لیئے متعیّن کرتے ہیں۔

تو شہر اسلام کی سرحدیں آج کثیر تعداد میں ہیں جن کی نگہبانی کے لئے خالی بندوقیں اٹھانے والے اور بم بنانے والے کافی نہیں اگرچہ جو شخص بندوق اٹھائے اور اپنے خون سے لڑے وہ سب سے عظیم مجاہد ہے اور یہی اس معرکے میں خط اول ہے لیکن یہ خط اول، خط ثانی (یعنی دوسرے مرحلے) کا محتاج ہے تاکہ (خط اول) جاری و ساری رہے اور اس میں جدّت آئے اور اس کے لیئے بہت شدت سے ان افراد کی ضرورت ہے جو مال سے اور کلمہ حق سے (حق کو لوگوں تک پہنچانا بیان کرتے) اس کی مدد کریں اور ہر وہ کام جو اس سے متعلق ہے جو اس کے جہاد کو بڑھائے اور اسکی قوت میں اضافہ کا باعث ہو اور جو کوئی بھی اسے سر انجام دے رہے ہیں ہم انہیں جہاد کا خط ثانی کا نام دیتے ہیں۔

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ کو کوئی موقع نہیں مل رہا کہ آپ جہاد کے لئے خط اول میں شریک ہوں اور نہ ہی آپ جہادی میدانوں کی طرف ہجرت کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں، تو آپنے آپ کو خط ثانی والے لشکر میں ہونے سے محروم نہ کریں یقیناً دشمن سے جہاد فقط براہ راست قتال پر ہی منحصر نہیں ہے لہٰذا خط ثانی کا مرحلہ کیا ہے اور اس دوران ہم کیا پیش کر سکتے ہیں؟

**معرکہ کے خط ثانی میں آپ ہر اس چیز کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں جسکی مجاہدین کو ضرورت ہے جو خط اول میں انکے ڈٹ جانے میں اضافہ کا باعث ہو اس تعریف میں آپ کیلئے کفایت ہے اور آپ کی خدمت میں مختصر مثالیں پیش کی جائیں گی۔**

۱) انہیں مال کی ضرورت ہے جس سے وہ اپنا اسلحہ اور (جنگی) سازوسامان اور زاد سفر بڑھائیں۔

۲) انہیں ضرورت ہے علاج، دوا اور ایسی پناہگاہوں کی جہاں وہ دشمن سے چھپنے کیلئے اور ان کو دھوکہ دینے کیلئے پناہ لے سکیں۔

۳) انہیں ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو عسکری منصوبوں (دشمن کی) گھات لگانے اور ایسے جال بچھانے میں مدد دے جس سے دشمنوں کے شکار کو ممکن بنایا جاسکے۔

۴) انہیں ضرورت ہے ان لوگوں کی جو ان کے دشمنوں کے متعلق معلومات فراہم کریں کہ وہ کس طرح متحرک ہو رہے ہیں اور کیا سوچ و فکر رکھتے ہیں (مسلمانوں کے خلاف) کس طرح کے منصوبے بنارہے ہیں۔۔

۵) انہیں ضرورت ہے جو ان کی زبان سے (کلمہ حق بیان کرکے) اور کتاب کے ذریعے (یعنی ان میں حق لکھ کر) یا اسطرح کا لٹریچر تقسیم کرواکر اور قلم کے ذریعے ان کی مدد کرے اور جو ان کا دفاع کرے ان الزامات و اعتراضات سے جو ذرائع ابلاغ پر بدنما بنا کر پیش کئے جاتے ہیں۔

۶) انہیں ضرورت ہے اسکی جو کسی پروگرام میں کال کرے یا میڈیا پر رابطہ کرے تاکہ مجاہدین کی کلمہ حق کے ذریعے مدد کرے اور منافقین و کفار کی مذمت کرے۔

۷) انہیں ضرورت ہے ایسے لوگوں کی جو ان کی آواز کو دنیا تک پہنچائیں تاکہ دنیا وہ سنے جو دشمن سنانا نہیں چاہتے (یا چھپاتے ہیں)۔

۸) انہیں ضرورت ہے انکی جو ان کے لئے دشمنوں کی صفوں میں افواہیں پھیلائیں تاکہ ان کے درمیان پھوٹ پڑے۔

۹) انہیں ضرورت ہے جو ان کے لئے آدھی رات کو (اٹھ کر) نصرت و غلبہ کی دعا کریں جب لوگ سو رہے ہوں۔

۱۰) انہیں ضرورت ہے ان کی جو دشمنوں کو رسوا کریں اور دشمن کے اپنے اندر جھگڑے کے شعلے بھڑکائیں۔

۱۱) انہیں ضرورت ہے ان لوگوں کی جو ان کا نام مساجد و مدارس کی دیواروں پر لکھے۔

۱۲) انہیں ضرورت ہے ان کی جو ان کے دشمنوں اور ان کے کتوں (چیلوں) کو اپنے علاقوں میں دیکھیں، تو ان کے منہ پر تھوکیں اور انہیں حقیر تک بنائیں اور ان کو اپنے علاقے سے نکال دیں۔

۱۳) انہیں ضرورت ہے جو دشمن تک امداد و سامان کو پہنچنے سے روکیں اور جو ہر ذریعہ سے ان کے سامان و رسد کی ناکہ بندی کرے اگرچہ ان راستوں میں کیلیں (میخیں) لگا کر کہ جن راستوں سے یہ امداد گزرتی ہے۔

۱۴) انہیں ایسے لوگ چاہیئے جو انہیں ایسی جگہوں کے متعلق خفیہ اور پوشیدہ خبریں دیں کہ جہاں (دشمنوں کے) ایجنٹ اور خائن (منافق) اور ان کے پالتو کتے ہوں بلکہ یہ توصف اول کا جہاد ہے اور اللہ تعالی آپ کی لاپرواہی کی باز پرس کرنے والا ہے۔

کیا عراق کے جہاد میں سے نہیں کہ (دشمن کے لئے کام کرنے والے) ایجنٹوں اور خائن لوگوں اور ان کے پالتو کتوں کو پکڑا جائے، یقینا آپ کہیں گے کیوں نہیں؟ تو ہم کہتے ہیں کہ کیا وہ کتے اور وہ ایجنٹ آپکے ملکوں میں نہیں آتے؟ آپ یقینا کہیں گے کیوں نہیں؟

(پس ہم کہتے ہیں) آپ میں سے کون پر عزم اور عالی ہمت ہے کہ وہ خط ثانی سے خط اول کے جہاد میں منتقل ہو اور سچے دل سے شہادت کا طالب ہے (ان کے ایجنٹوں کے بارے میں اللہ سے ڈریں کہیں وہ ایجنٹ تمہاری طرف سے نہ آئیں (یا تمہاری طرف سے بچ کر نہ آجائیں) جب انہیں دیکھو یا ان کے بارے میں سنو جہاں یہ موجود ہوں پس انہیں پکڑ و اور انہیں قتل کر دو اور اگر انہیں قید کر سکو تو کر لو اور اگر استطاعت نہیں ہے اور سوائے فدائی حملے کے ان کے قتل کرنے کے سوا کوئی اور راستہ نہیں تو اس شہادت پر لبیک کہیں آپ اپنے میں سے اپنے (نوجوان) منتخب کریں جن کو شہادت کے لیے تیار کریں اور اگر آپ نے اسطرح کر لیا، تو گویا کہ آپ نے عراقی مجاہدین کے لئے عظیم خدمت کو سر انجام دیا کیوں کہ یہ کتے اور ایجنٹ عراق میں شدید خوف اور انتہائی سخت سیکیورٹی میں ہوتے ہیں تو ان کے قریب پہنچنا مشکل ہوتا ہے لیکن عراق سے باہر یہ ہلکی سیکیورٹی اور کم خوف میں ہوتے ہیں اسی لئے آپ کیلئے ان کو قتل کرنے کا اچھا موقع ہوتا ہے۔

اور ہم تعجب کرتے ہیں کہ میڈیا چینلز مسلمانوں کی بہت شدت سے مخالفت کرتے ہیں اور اہل جہاد کے مقابلے میں اور ان کی عزتوں کو اچھالنے میں صلیبی، رافضی اور ان کے حلیفوں کی مدد کرتے ہیں۔ اسکا زہر عربی زمینوں سے پھیل رہا ہے بغیر اس کے کہ تم میں سے کوئی ان چینلوں پر حملہ کرے۔

جہاد کے ناصر میرے بھائیو! آج آپ پر یہ فرض ہے کہ آپ اس استعمار کے حمایتیوں اور اسکے کتوں کو ہدف بنائیں۔ یہ چیلے، ٹی وی چینلز، جہاد کے دشمن اخبارات، صحافی، مراسلہ نگار اور ان چینلوں میں کام کرنے والے تجزیہ نگار، تبصرہ نگار اور عسکری تجزیہ نگار شامل ہیں اسی طرح عراقی سیاستدان خاص طور پر عراقی حکومت میں شامل جماعتوں کے قائدین اس میں سر فہرست رافضی جماعتیں ہیں جن میں اکثر شیعیت پھیلانے کے منصوبے کے ضامن میں ہیں۔

۱۵) انہیں ضرورت ہے ان افراد کی جو انہیں تحقیقی معلومات مہیا کریں اور ان جگہوں کے متعلق جہاں (دشمن کے) عسکری مراکز اور پوشیدہ اسلحہ کے اسٹور کہ جس سے دشمن تیاری کرتے ہیں۔

۱۶) انہیں ایسے لوگ چاہئیں کہ جو اپنے وقت سے ایک گھنٹہ انٹرنیٹ پر لگائیں کہ جس میں نیٹ پر موجودہ عداوت پر مبنی ویب سائٹس کو زیر غور لائیں تاکہ ان کارد کریں اور اس میں مجاہدین کی تعریف وحمایت کریں اور پیٹھ پیچھے ان کا دفاع کریں۔

۱۷) انہیں تلاش ہے ایسے افراد کی جو دشمنوں کے میڈیا سے رابط کریں اور اس میں دشمنوں اور ان کے ایجنٹوں کی مٹی پلید کریں اور اسمیں ان کی مذمت و اہانت کریں اور بلند آواز میں کہیں کہ (نعرہ لگائیں) مجاہدین زندہ باد

۱۸) انہیں ایسے افراد درپیش ہیں جو (اگرچہ ہفتے میں ایک ہی صحیح) مقالہ مرتب کریں جس میں مجاہدین کی مدح وحمایت کریں اور بعض ویب سائٹس اور اخبارات کو ارسال کریں۔

۱۹) انہیں ضرورت ہے اسکی جو کسی امریکی کو جب دیکھے، تو اس کے منہ پر تھوکے اور جب کسی شیعہ مجوسی (رافضی ملعون) کو دیکھے تو اپنی چپل سے اسے مارے۔

۲۰) انہیں ایسے افراد درکار ہیں جنہیں جب کہا جائے چلے آؤ، تو وہ ایک ہی دفعہ میں نکل آئیں کسی مارچ یا مظاہرے میں احتجاجی طور پر یا (مجاہدین) کی تائید میں۔

۲۱) انہیں درکار ہیں ایسے افراد جن سے جب فرمایا جائے کہ ایرانی تجارت (لین دین) کا بائیکاٹ کردو، تو وہ بائیکاٹ کردیں اور جس سے جب کہا جائے کہ آپ کے (مجاہدین) بھائیوں کو خیموں کی ضرورت ہے، تو وہ اپنے کپڑے فروخت کرکے (ان کے بدلے) وہ خیمے خرید لیں۔

۲۲) انہیں ایسے افراد کی تلاش ہے جن کے لئے کتب اور علمی و دینی مجلے ارسال کیئے جائیں کہ جنہیں وہ، اپنی اور اپنی اولادوں کے دماغوں کی غذا بنائیں اور اپنے آپکو صلیبی و مجوسی ثقافت کے حملے سے محفوظ کرسکیں۔

۲۳) انہیں ایسے لوگ درکار ہیں کہ جن سے جب عرض کیا جائے کہ عربی شاہی (درباری سرکاری) چینل کا اور امریکی حریت، مجوسی قومیت اور رافضیوں کے نشانات کا بائیکاٹ کریں، تو وہ کر دیں اور اپنے ملکوں سے ان کے سارے مراکز اور ان کے مراسلہ نگاروں کو نکال دیں۔

۲۴) وہ ضرورت مند ہیں ایسے اشخاص کے جن سے کہا جائے کہ آپ کے (مجاہدین) بھائیوں کو دعا کی ضرورت ہے، تو وہ سارے نکلیں اور ایک ہی میدان میں جمع ہو کر دعائیں کریں شاید اللہ تعالی (آپ کی دعاؤں کی بدولت) دشمنوں کو شکست سے دوچار کریں اور ان کی قوت کو توڑ دے اور مجاہدین کو ان پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

یہ سب اور اس سے بھی بڑھ کر آپ کے بھائیوں کو صف اول میں ضرورت درکار ہوتی ہے، تو کیا آپ اس مدد و نصرت کو پیش کرنے کیلئے تیار ہیں گزشتہ جو کچھ گزرا ہے یہ اس کے لیئے ہے کہ جو سرزمین جہاد میں استطاعت نہ رکھے، تو وہ دوسرے خط والوں میں سے ہو جائے گا۔

## اور آخر میں

جہاد کے ناصر ہمارے بھائیو! ہماری حمایت میں دشمنوں کو جس طرح چاہو ذلیل و رسوا کرو اور ہماری طرف سے احکامات و اوامر صادر ہونے کے منتظر نہ رہیں۔ آپ میں سے کوئی اپنی جانب سے خود متحرک ہو جائے سو بہت سے عسکری کام پانچ افراد سے زیادہ کے محتاج نہیں ہوتے اور نہ ہی آپ کو ضرورت ہے کہ آپ اس آسرے میں رہیں کہ کوئی آپ کو فکر دلائے یا آپ کی توجہ ہدف کی طرف مبذول کروائے۔ ابھی ہم نے آپ کے سامنے (ان میں سے) کچھ اہداف کو بیان کیا ہے اور آپ کیلئے بعض ذرائع کا تعین کر دیا ہے۔ پس سپاہیان راہ راست بن کر نکل پڑو۔

اور خبر دار! یہ بات نہ کہیں کہ ہمارے اس کام کا کوئی ماحاصل نہیں اور کیا فائدہ میڈیا چینلز پر رابطہ کرنے کا اور اس میں مجاہدین کی مدح و شان بیان کرنے کا، تو ہم آپ سے عرض کرتے ہیں کہ ہمیں شدت سے ان کی ضرورت ہے جو جہاد کی حمایت کریں اور مجاہدین کی شان کو بلند کریں اور آپ کو اس خوشی و سرور کی مقدار کا اندازہ نہیں جو مجاہدین کو ہوتی ہے کہ جب وہ کسی کو اپنی تعریف بیان کرتے ہوئے (انکی تعریف کا ضروری مطلب یہ ہے کہ انکے منہج کی مدح) اور ان کے دشمن کی مذمت کرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔

## اے میرے مسلمان بھائی!

آپ کیلئے جو تصریحات ذکر کی گئی ہیں ان کو ہرگز حقیر (چھوٹا) نہ جانیں خواہ آپ اس کو ہلکا تصور کرتے ہوں، تو بلاشبہ بعض اوقات ایک درہم بھی ایک لاکھ درہم پر سبقت لے جاتا ہے اور آپ کے اختیار میں سوا اسکے کچھ نہیں تو اچھے کاموں (یعنی بھلائی کے کاموں) میں سے کسی کام کو حقیر ہرگز نہ جانیں اور اپنی سوچ کو اتنی سطحی نہ بنائیں کہ آپ یہ تصور کرنے لگ جائیں کہ آپکا اور آپکے (اس) عمل کا کوئی فائدہ نہیں کہ جب تک اپنے ہاتھ میں مشین گن نہ سنبھال لیں۔ آپ (انشاء اللہ) ہتھیار والوں کے اجر و ثواب کو پہنچ سکتے ہیں اگر آپ ان کی کسی بھی ذریعے سے مدد و نصرت کر رہے ہیں (اور آپکے دل میں واقعی سچی تڑپ ہے) یا روپوں کی نقل مکانی میں مدد دے رہے ہیں (اگرچہ تھوڑے ہی صحیح) کہ اس کے ذریعے سے کسی مجاہد کو عرب یا عجم کے ظالمین و جابرین کے شکنجے سے نجات دلائی جائے یا ان مجاہدین کے اہل خانہ کی بھلائی سے خدمت کریں کہ جنہیں آپ کسی طرح سے پہچانتے ہوں وغیرہ (یعنی ان کے پیٹھ پیچھے ان کے گھر والوں کی کفالت کی ذمہ داری اٹھائیں، یہ بھی جہاد میں شامل ہے)۔ حدیث میں ہے کہ (ان اللہ یدخل بالسھم الواحد ثلاثۃ نفر الجنۃ، صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر، والرامی بہ، ومنبلہ) اللہ تعالی ایک تیر کے ذریعے تین قسم کے اشخاص کو جنت میں داخل کریگا، اس کے بنانے والے کو جو اسکے بنانے میں خیر کا ارادہ رکھتا ہو، اس کو چلانے والے کو اور جو اسے چلانے والے کو پکڑائے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

تو اس سے زیادہ خوشخبری اور کیا ہو سکتی ہے اور کبھی کبھار غائب بھی حاضر کی طرح ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ نے کسطرح بیت رضوان میں عثمان رضی اللہ عنہ کے بدلے میں اپنا دوسرا ہاتھ رکھا کیونکہ انہوں نے ان کو (یعنی عثمان رضی اللہ عنہ) اہم مھم کیلیئے روانہ کیا تھا، کیا آپ کو یاد نہیں جبکہ بیعت رضوان، عثمان کے مکے روانہ ہونے کے بعد ہوئی۔ تو نبی کریم ﷺ نے اپنا سیدھا ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا تھا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے پھر اس پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا اور کہا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کیلیئے ہے۔ (اسے بخاری نے روایت کیا)

## اسے عزالدین الرصافی نے لکھا۔

اخوانکم فی الا سلام:




مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com